پیر طریقت مولانا محمد عزیز الرحمان ہزاروی
بانی ومہتمم دارالعلوم زکریا ترنول اسلام آباد

امیر المومنینؒ کے بعد
شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہؒ بھی داغ مفارقت دے گئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جمعرات ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کو بعد از نماز عصر حرم نبوی شریف اپنے آقا حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضری کے لئے عزیز عتیق الرحمٰن سلمہ کے ساتھ روانہ ہوا تو یکدم خیال آیا کہ اپنے مربی ومحسن ومشفق استاذ گرامی حضرت شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خیریت ان کے داماد حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب سے دریافت کروں اس خوش نصیب داماد نے آخری لمحات تک خدمت کا حق ادا کیا اور اکثر وبیشتر حضرت قدس سرہ سے بذریعہ فون ملاقات اور دعائیں لینے کا وسیلہ بنتے رہے فجزاہ اللہ خیرا سامنے روضہ اقدس اور بقیع شریف ....فون ملایا تو محترم مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب نے حضرت کو فون دیا حضرتؒ نے حسب عادت شریفہ انتہائی پیار ومحبت سے سلام قبول کیا اور روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام اور دعاؤں کا عاشقانہ انداز سے حکم فرمایا اور ساتھ ہی دعاؤں کا سلسلہ شروع فرمادیا اور میری اولاد کے لئے بھی ہمیشہ کی طرح خصوصی دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور عزیز اویس سلمہ کا پوچھا کہ اویس مولانا کیسے ہیں ...... بندہ نے عرض کیا آپ کا صلوٰۃ وسلام پیش کرنا اور آپ کے لئے دعائیں کرنا میرے لئے سعادت ہے بس یہ آخری گفتگو تھی جو وصال سے تقریباً اکیس گھنٹے قبل ہوئی مولانا نے بتایا کہ طبعیت اچھی ہے اور کل پرسوں ہسپتال سے گھر تشریف لے جائیں گے بہت خوشی ہوئی۔

جب وصال کی خبر ملی

صلوٰۃ وسلام اور دعاؤں کا سلسلہ جاری تھا کہ سید الایام جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ تقریباً ڈھائی بجے ایک مدنی دعوت میں دسترخوان پر دو تین نوالے لئے تھے کہ ہری پور سے عزیز مولانا صلاح الدین صاحب کا فون آیا حضرت شیخ کا پتہ ہے...... وہ تو اللہ کو پیارے ہوگئے پھر کیا تھا کھانا وہیں اور ہم سارے سن کر سکتے میں رہ گئے اور اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا ورد جاری ہوگیا ماضی کی طرف دل ...... حضرتؒ کی عظیم مجاہدانہ، علمی، روحانی اور عاشقانہ

سنت سے مزین مبارک زندگی اوران کی اپنے اوپر اپنی اولاد اور اقارب پر شفقتوں بھری یادیں تڑپانے لگیں احقر نے فورا مولانا ضیاء الرحمان صاحب کوفون کیا غالباً یہ وصال کے بعد ان کو پہلا فون مدینہ منورہ سے موصول ہوا ان کی حالت غیر تھی احقر خود مغموم ان کو صبر کی تلقین کرتا رہا کہ یہی راستہ اہل ایمان کا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ محترم مولانا نے حضرت کے سفر کے آخری دن یعنی سید الایام جمعہ المبارک کے معمولات بھی بتلائے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے اٹھے

بعض ناعاقبت اندیش لوگ اولیاء اللہ سے دور رہتے ہیں انکی قدر ومنزلت کو پہچانتے نہیں اس لئے دانستہ یا نادانستہ ان کی مخالفت بھی کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موت کے وقت اور موت کے بعد ان محبوبوں کا شہرہ ایسا کرواتے ہیں کہ دنیا والے حیرت میں رہ جاتے ہیں یہی حال ہمارے اس درویش ولی اللہ کا ہوا جس کی تعریف حامد میر صاحب اور بی بی سی کے مشہور نمائندے رحیم اللہ یوسف زئی اور دیگر حضرات بھی اپنے کالموں میں کئے بغیر نہیں رہ سکے چنانچہ حامد میر صاحب کا روزنامہ جنگ میں ایک کالم بعنوان ''ایک درویش کا سفر آخرت'' انتہائی منصفانہ اورمبنی بر حقیقت تھی۔

حضرت نے وفات کے دن مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہ، صاحبزادہ امجد علی شاہ صاحب اور دیگر حضرات کو جو پانچ خطوط لکھے ہیں وہ بھی ان کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہیں۔

حضرت کی قبر مبارک سے خوشبو

تدفین کے دن بعد نماز عشاء محترم مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب کا فون آیا کہ حضرت کی قبر مبارک سے خوشبومہک رہی ہے کچھ دیر بعد اسی طرح فون عزیز مولانا محمد قاسم بن محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب سلمہ کا بھی آیا کہ خوشبو کی وجہ سے لوگوں کا جم غفیر ہے اور ہجوم کی وجہ سے قبر شریف کے گرد جنگلہ لگایا گیا۔

عنداللہ علماء دیوبند کی مقبولیت

الحمد للہ کہ اہل سنت والجماعت دیوبند کے بہت سے اکابرین امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے حضرت شیخ مولانا شیر علی شاہ صاحب تک کی قبور سے جنتی خوشبو کی مہک سے ان اکابرین کے حقانی عقائد کی تصدیق ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی خاک پا بنائے اور قیامت میں ان کے ساتھ حشر فرمائے آمین۔

حضرت شیخ سے تعارف وتعلق

۱۹۷۰ـ۷۱ء کی بات ہے کہ احقر اپنے عظیم محسن مجاہد ملت حضرت ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی سیاسی مہم میں

خادمانہ شریک تھا یہ میرے درس نظامی کا آخری سال تھا مجھے یہ شوق تھا کہ میرا دورۂ حدیث شریف دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ میں ہو، جماعتی مہم کی وجہ سے کچھ تاخیر ہوئی تو مجاہد ملت حضرت ہزارویؒ نے میرے لئے حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحبؒ کو سفارشی خط لکھا پھر انہوں نے اور دیگر اساتذہ کرام نے حضرت ہزارویؒ کی محبت میں احقر کو بے حد شفقتوں سے نوازا، ان میں استاذ مکرم حضرت مولانا سید شیر علی شاہ صاحبؒ بھی تھے جن کے پاس اس وقت مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد، ابن ماجہ اور نسائی شریف کتب حدیث تھیں اس کے بعد پھر حضرت سے ایسا تعلق ہوا جو الحمدللہ آخر تک رہا اور حضرت شیخ کی اولاد میں مولانا سید امجد علی شاہ صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی اور حضرت مولانا سید ارشد علی شاہ صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ فاضل عالم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حضرت جیسا بنادے اور حضرت کی اہلیہ محترمہ، صاحبزادیوں، دامادوں، بھائی، خاندان اور تلامذہ متعلقین جملہ افراد کو صبر واجر عطاء فرمائے۔

منبر حقانیہ سے

خطبات مشاہیر

تقریباً پون صدی پر مشتمل عرصہ میں جامعہ حقانیہ میں آئے ہوئے اساطین علم وفضل ومحدثین ومشائخ واکابرین امت ارباب تصوف وسلوک، نامور خطبا ودعاۃ ائمہ رشد وہدایت، مصلحین، سیاسی زعما، اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے منبر ومحراب پر کیے گئے خطبات وارشادات کا مجموعہ جس کی ضبط وترتیب وتبویب اور توضیح وتدوین کا کام

مولانا سمیع الحق مدظلہ

نے بذات خود انجام دیئے۔ ہزاروں صفحات اور کئی جلدوں پر مشتمل
علم ومعرفت وعظ وارشاد کا یہ عظیم الشان مجموعہ

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک